مشق

مندرجہ زیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیئے :

الف۔ اس غزل کے مطلع کی نشان دہی کیجیئے اور اپنی کاپی میں اسے الگ لکھیئے۔

جواب: اس غزل کی مطلع پہلا شعر ہے۔

آدمی آدمی سے ملتا ہے   دل مگر کم کسی سے ملتا ہے

ب۔ پھولوں کا رنگ ہنسی سے ملنے کا مفہوم واضح کیجیئے ۔

جواب : پھولوں کے مختلف رنگ عجب بہار دکھاتے ہیں اور جب شاعر کا محبوب ہنسا ہے تو شاعر کے دل پر بھی بہار آجاتی ہے۔ ہوں شاعر کو پھولوں کا رنگ محبوب کی ہنسی سے ملتا جلتا لگتا ہے۔

ج۔ ہوش اور بے خودی کے ملنے سے دنیا کے کاروبار کیسے سنور تے ہیں؟

جواب:ہوش اور بے خودی کے ملنے سے دنیا کے کاروبار سنور سکتے ہیں کیونکہ ایک بے خود انسان اپنا کام خود نہیں کر سکتا اسے کسی ہوش مند کی ضرورت ہوگی جو اسے سہارا دے سکے۔

د۔ مطلع میں کس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: مطمع میں حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ دنیا میں انسان بے شمار لوگوں سے ملتا ہے ہن مزاج لوگ بہت کم ملتے ہیں۔۔ ہزار میں کوئی ایک ہوتا جو دل کو بھاتا ہے۔

ہ۔ پانچویں شعر میں ملکر نہ ملنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مل کر نہ ملنے یہ مراد ہے کہ بش و قدرت برتو ہر انسان دوسروں ،کے ساتھ گزارتا ہے تب ان کے ولی مواھد بود تھی تعلق اس سے قائم نہیں ہوتے اسی طرح عمرت بجا ، یہ ہوتا ہے جس سے دن بار بار ناراض تو ہے مگر ہم چونکہ اسے محبت کرتے ہیں پھر بھی اسی سے ملنے کو دل کرتا ہے۔

۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال ہے کہ ان کی روانیت واضح ہو جائے

الفاظ	تذکیر و تانیث	جملے
آدمی	مذکر	اس دور میں آدمی ہی آدمی کا دشمن بنا ہوا ہے۔
دل	مذکر	بار بار ناکامی سے میرا دل ٹوٹ چکا ہے۔
ستم	مذکر	ظالم انسان کا ستم مظلوم کی زندگی تباہ کر گیا۔
ہنسی	مونث	اس کی ہنسی بہت خوبصورت ہے۔
قیامت	مونث	زلزلے کی تباہی سے لوگوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔
ہوش	مذکر	جنگل میں اچانک شیر کو دیکھ کر مسافر بے ہوش اڑتے گئے۔
روح	مونث	اللہ کی عبادت کرنے سے روح خوش ہوتی ہے۔
ہمسائگی	مونث	ہماری ہمسائیگی میں بہت اچھے لوگ رہتے ہیں۔

۳۔ مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کریں۔

مل کے بھی جو کبھی نہیں ملتا

ٹوٹ کر دل، اُسی سے ملتا ہے

جواب: شاعر سے اس کا محبوب بے رخی سے ملتا ہے۔ مگر شاعر کو صرف اسی سے ملنے کی چاہ ہوتی ہے، صرف اسی سے ملنا چاہتا ہے۔ شاعر کا محبوب شاعر سے دور دور رہتا ہے ان کی چاہتوں کا جواب نہی دیتا پھر بھی شاعر کو اسی سے ملنے کے چاہ آتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرا محبوب میرے قریب رہ کر بھی قریب بھی ہے میں اسے اپنے ساتھ لانا چاہتا ہوں۔ مگر وہ میرا ساتھ نہیں دیتا۔ اس کی لاپروائی اور بے پروائی سے میرا دل ٹوٹ جاتا ہے مگر یہ میری محبت ہے کہ دل پر بھی اسی سے ہے۔ اس لیے دل یہی چاہتا ہے میں ہر پل اسی کے ساتھ رہوں۔

۴۔ جگر مراد آبادی کی غزل کا متین ترجان میں رکھ کر درست جواب پر نشان () لگائیں:

الف) محبوب کے سادگی سے ملنے کا شاعر پر کیا اثر ہوتا ہے؟

(1) خوشی سے پھولے نہں سمانا (2) محبوب کے ستم بھول جانا

(3) تازگی اور نزاکت سے (4) خوش پوشی سے

(ب) پھولوں کا رنگ محبوب کی کس بات سے ملتا ہے؟

(1) ہنسی سے (2) شکل و صورت سے (3) تازگی اور نزاکت سے (4) خوش پوشی سے

(ج) فتنۂ قیامت کا سلسلہ کسی سے ملتا ہے؟

(1) محبوب کی خوش وامتی (2) خوشی ادائی سے

(3) نشہ سا چھا جاتا ہے (4) ہر غم بھول جاتا ہے

(ہ) بے خوری سے ہوش آنے پر کیا ہوتا ہے؟

(1) افسوس (2) کاروبار جہاں سنور جاتے ہیں

(3) بے خوری کو جی چاہتا ہے (4) اداسی بڑھ جاتی ہے

(د) روح کو محبت کا مزا کب ملتا ہے؟

(1) دل کی ہمسائگی میں (2) ہجر و فراق میں

(3) وصال میں (4) تنہائی اور یک سوئی میں

جوابات:

(الف) محبوب کے ستم بھول جاتا ہے (ب) ہنسی سے

(ج) محبوب کی خوش قامتی سے (د) مل کے بھی جو نہیں ملتا

(ہ) کاروبار جہاں سنور جاتے ہیں (د) دل کی ہمسائگی میں

۵۔ قوسین میں دیے گئے الفاظ سے درست جواب کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں:

الف۔ دل مگر کم کسی سے ملتا ہے (محبوب، دل، آدمی)

ب۔ دوسرے شعر میں "وہ" سے مراد محبوب ہے۔ (محبوب، دل، دوست)

ج۔ کاروبار جہاں سنور جاتے ہیں (عاشقوں، جہاں، دنیا)

د۔ ساتویں شعر غزل کا مقطع ہے۔ (مطلع، مقطع، آخری شعر)

۶۔ اس غزل میں ردیف اور قوافی کی نشاندہی کریں۔

جواب: ردیف: "سے ملتا ہے"

قوافی: آدمی، کسی، سادگی، ہنسی، خوشی قامتی، اسی، بے خوری، ہمسائیگی۔

قافیہ: کسی شعر کے آخر میں آنے والے ہم وزن اور ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔ اگر شعر میں ردیف بھی ہو (ردیف کا ہونا لازمی نہیں) تو قافیہ کہتے ہیں۔ آگر شعر میں ردیف بھی ہو (ردیف کا ہونا لازمی نہیں) تو قافیہ ردیف سے پہلے آئے گا ، مثلاً

ابن مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے اجل مر رہی تو کہاں آتے آتے

یہاں پہلے شعر میں "ہوا" اور "دوا" جب کہ دوسرے شعر میں "یہاں" اور "کہاں" قافیے ہیں۔

ردیف: کسی شعر میں قافیے کے بعد آنے والے ایک جیسے لفظ یا ایک جیسے الفاظ ردیف کہلاتے ہیں۔ اگر غزل کے مطلع میں ردیف موجود ہو تو باقی اشعار کے دوسرے مصرے میں ردیف آتی ہے، تاہم غزل غیر مردف بھی ہوتی ہے۔

"قافیہ کے ضمن مین دیے گئے اشعار میں "کرے کوئی" اور "آتے آتے" ردیف ہیں۔